آغازِ تلاوتِ قرءانِ مجید کے آداب

قرءانِ مجید کی اول ترین آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھتے ہوئے میں نے قوسین میں یہ الفاظ لکھے ہیں " آقائے نامدار رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا"۔ اگر اِن الفاظ کو قوسین کے بغیر بھی لکھ دیا جائے تو درحقیقت عربی زبان کے قواعد کی قطعی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ تمام گرائمر کے ماہرین، جن کی خدمات کے ہم لوگ معترف بھی ہیں اور اُن کیلئے محبت وعقیدت کے جذبات رکھتے ہیں، اُن کا کہنا یہ ہے کہ جملے میں جار و مجرور نہ تو مبتداء ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے آپ میں خبر بلکہ اُس کے متعلق ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ کے جملے سے قبل یہ ماہرین ایک فعل کو محذوف قرار دیتے ہیں۔ اور اگر آپ اِس آیت مبارکہ کے الفاظ کے مابین تعلق کو انٹرنیٹ پر گرافک انداز میں دیکھیں گے تو وہاں بھی قبل آیت قوسین میں دبے رنگ میں لفظ "فعل" لکھا ملے گا۔ اِس فعل امر میں بھی فاعل، جو کہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے موجود ہیں۔ میں نے "قُـل" کی بجائے قوسین میں محذوف فعل کو "قَـال" تصور کیا ہے یعنی " آقائے نامدار رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا"۔ آپ، قبل ازیں نبی امی ﷺ کو منصب رسالت پر فائز فرمانے کے بعد سب سے اول یہی کہا گیا تھا

اَقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۝١ (العلق۔١)

[جبرئیل علیہ السلام نے پیغام اور کتاب پہنچاتے ہوئے کہا] " آپ (ﷺ) اپنے رب کے مخصوص نام/اسم ذات سے ابتدا فرماتے ہوئے اِس کتاب کو پڑھیں، آپ کے رب جنہوں نے تخلیق کو انجام دیا ہے۔"

اور کتاب مبارک کو کھولتے ہوئے زبان مبارک سے ادائیگی فرماتے ہوئے اُن ﷺ کی نگاہ مبارک بھی اِن الفاظ پر پڑھی ہوگی:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝١

اللہ تعالیٰ کے اسم ذات الرحمٰن سے ابتدا ہے جو منبع رحمت ہیں۔ (۱)

آقائے نامدار، پہلے نبی امی یعنی ایسی قوم میں پیدا فرمائے جانے والے نبیوں کی آمد کے سلسلے کا اختتام فرمانے والے نبی آخر زماں، جنہیں اِس سے قبل کئی نسلوں میں کتاب اللہ نہیں دی گئی تھی، اور پھر رسولِ کریم ﷺ مبعوث فرمائے جانے کے وقت، اپنے آقا کے متعلق میں ایسا گمان نہیں کرسکتا کہ اُس سے قبل آپ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ اللہ رب العزت کے حکم کی تعمیل میں آپ ﷺ نے ہمیں بتایا ہوا ہے کہ اُن کا جینا اور مرنا تمام تر خلوص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور جینا اور مرنے میں دنیاوی حیات کا ہر ایک ایک لمحہ شامل ہوتا ہے۔ قرءانِ مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے، ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ آپ ﷺ کے جدامجد ابراہیم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اسلام پر بدستور قائم رہنے والے لوگوں کو یہ بات معلوم تھی کہ ہر قول وفعل کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے اسم ذات الرحمٰن سے کرنی ہے۔

إِنَّهُۥ مِن سُلَيۡمَـٰنَ وَإِنَّهُۥ

(ملکہ سباء نے اپنے سرداروں سے اُس مکتوب کے متعلق کہا) " یہ سلیمان (علیہ السلام) کی جانب سے ہے اور یہ ابتداء میں کہتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ٥

اللہ تعالیٰ کے اسم ذات الرحمٰن سے ابتدا ہے جو منبع رحمت ہیں" (النمل۔۳۰)